88180 ـ اگر تصویر حرام ہے تو پھر ٹیلی ویژن اور ویڈیو دیکھنا کیسے جائز ہوا ؟

سوال

مجھے ایک بھائی نے کہا کہ فوٹو گرافی حرام ہے، چنانچہ میں نے اس مسئلہ کے متعلق علماء کرام کے فتاوی جات کا مطالعہ کیا تو اس کی حرمت میں اختلاف پایا، لیکن جس پر میں مطمئن ہوں اور جس کو تسلیم کرتا ہوں وہ مستقل فتوی کمیٹی اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی مانتا ہوں.

اب میرے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر قسم کی تصویر حرام ہے، لیکن ضرورت و حاجت والی تصویر جائز ہو گی، اور کسی بھی قسم کی تصویر سنبھال کر رکھنا حرام ہے، مگر ضرورت والی نہیں، اور جو شخص اپنی تصویر بنانا قبول کرتا ہے وہ مصور کے حکم میں ہی آتا ہے، کیونکہ وہ تصویر بنوانے پر راضی ہے.

لیکن شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتوی کے مطابق ٹیلی ویژن اور ویڈیو دیکھنا جائز ہے، تو میرا سوال اور مجھے اشکال یہ ہے کہ:

تصویر کو حرام کہنے والے (مثلا شیخ ابن باز اور مستقل فتوی کمیٹی) ہاں کیا تصویر دیکھنا جائز ہے (یعنی وہ تصاویر جو برائی سے خالی ہوں) اور بغیر کسی ضرورت کے دیکھی جائیں، یعنی صرف تفریح کی خاطر، چاہے اس تصویر کو بنانے کا وسیلہ کوئی بھی ہو؟

اور اگر جائز ہے تو میں اس کے درمیان اور برائی سے منع کے درمیان جمع کیسے کر سکتا ہوں، کیونکہ تصویر ایک برائی ہے، اور اسے روکنے کا کم از کم درجہ دل سے برا جاننا ہے.

تو اس طرح میں اس کی طرف دیکھوں بھی نہ اور جہاں تصویر ہے وہاں سے دور رہوں، اور اگر مجھے کوئی شخص ویڈیو کلپ دیکھائے تو میں اسے دیکھنا بھی قبول نہ کروں، جناب والا آپ سے گزارش ہے کہ اس اشکال کا حل پیش کریں، اور مجھے بتائیں کہ آیا میں صحیح طرف جا رہا ہوں یا غلط سمت میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ فوٹو گرافی ہے، اور بغیر کسی ضرورت اور حاجت تصویر رکھنی حرام ہے، اور اگر برائی اور بے حیائی سے خالی ہو تو ٹی وی اور ویڈیو دیکھنا جائز ہے، یہ اہل علم کی ایک جماعت جن میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام شامل ہیں.

دوم:

اور آپ نے جس اشکال کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا اور یہ بیان کیا ہے کہ تصاویر ویڈیو وغیرہ کی ریل پر بنی ہوئی ہوتی ہیں جن کا نہ تو کوئی مظہر ہے اور نہ ہی منظر ہے، یعنی وہ ظاہر نہیں ہوتیں اور نہ ہی دیکھی جاتی ہیں بلکہ وہ مقناطیسی لہریں اور شعائیں ہیں اس لیے جو کیمرہ کے ساتھ تصاویر بنانے کو جائز نہیں سمجھتے انہوں نے ویڈیو کو جائز قرار دیا ہے.

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" موجودہ نئے طریقہ سے تصویر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

نہ تو اس تصویر کا کوئی مشہد ہو اور نہ ہی مظہر، جیسا کہ مجھے ویڈیو کی ریل میں موجود تصاویر کے متعلق بتایا گیا ہے، تو اس کو مطلقا کوئی حکم حاصل نہیں، اور نہ ہی مطلقا یہ حرمت میں داخل ہوتا ہے، اس لیے جو علماء کاغذ پر فوٹو گرافی سے منع کرتے ہیں ان کا کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں، حتی کہ یہ سوال کیا گیا:

آیا مساجد میں دیے جانے والے دروس اور لیکچر کی تصویر بنانی جائز ہے ؟

تو اس کے جواب میں رائے یہی تھی کہ ایسا نہ کیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ چیز نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث ہو، اور ہو سکتا ہے منظر بھی لائق نہ ہو.

دوسری قسم:

کاغذ پر موجود تصویر.......

لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ: جب انسان مباح تصویر بنانا چاہیے، تو اس میں مقصد کے اعتبار سے پانچ احکام جاری ہونگے، لہذا اگر اس نے کسی حرام چیز کا قصد کیا تو یہ حرام ہوگی، اور اگر اس سے واجب مقصود ہو تو یہ واجب ہے، کیونکہ بعض اوقات تصویر واجب ہو جاتی ہے، اور خاص کر متحرك تصویر، مثلا جب ہم دیکھیں کہ کوئی شخص جرم کر رہا اور اس جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہے یعنی وہ کسی کو قتل کر رہا ہے اور ہم اس کو تصویر کے بغیر ثابت ہی نہیں کر سکتے، تو اس وقت تصویر بنانی واجب ہوگی.

اور خاص کر ان مسائل میں جو معاملات کو مکمل کنٹرول کرتے ہیں، کیونکہ وسائل کو احکام مقاصد حاصل ہیں، اگر ہم اس خوف اور خدشہ کی بنا پر یہ تصویر بنائیں کہ کہیں مجرم کے علاوہ کسی اور کو اس جرم میں نہ پھنسا دیا

جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ تصویر بنانا مطلوب ہو گا، اور اگر تفریح کی بنا پر تصویر بنائی جائے تو بلاشك و شبہ یہ حرام ہے. انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 197 ـ 199).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10326) اور (13633) اور (20325) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .